السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہفت روزہ اہل حدیث مجریہ (2/فروری 2001ء) میں مولانا محمد اعظم آف گوجرانوالہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت سے متعلقہ دو احادیث کی استنادی حیثیت کے متعلق بایں الفاظ تبصرہ فرمایا ہے کہ:

''اس قسم کی احادیث موضوع ہیں نیز حدیث کی کسی معتبر کتاب میں مذکور نہیں اور نہ ہی ائمہ اربعہ سے منقول ہیں، امام بزار اور امام دار قطنی نے ضعیف سندوں سے ذکر کیا ہے اور ساتھ ہی وضاحت کر دی ہے کہ یہ احادیث ضعیف ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔''

اس کے متعلق ہمارے ایک مہربان جناب محمد رفیق قادری نے تنقیدی مضمون سپرد قلم کیا ہے جو آپ کو ارسال کر رہا ہوں براہ کرم ان احادیث کی مزید وضاحت فرمادیں----(دعا گو: عبدالغفار فردوسی۔ خانیوال)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت سے متعلقہ جتنی احادیث مروی ہیں وہ سب ناقابل اعتبار اور ضعیف ہیں چنانچہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت سے متعلقہ تمام احادیث کمزور اور ضعیف ہیں، دینی معاملات میں ان پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔" (التوسل: ص71)

مولانا شیخ الحدیث محمد اعظم نے ان پر مختصر مگر جامع تبصرہ فرمایا ہم ان کی تائید مزید کرتے ہیں:

حدیث نمبر(1)

''جس نے ایک ہی سال میں میری اور میری نسب ابراہیم کی زیارت کی، میں اللہ کی طرف سے اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ وہ جنت میں جائے گا۔''

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے۔ (سلسلة الاحادیث الموضوعہ: 61/1)

انہوں نے محدث زرکشی کے حوالہ سے لکھا ہے: یہ موضوع ہے علم حدیث رکھنے والوں میں سے کسی نے بھی اسے بیان نہیں کیا۔ (اللآلی المنثورہ نمبر 156)

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث موضوع اور بے بنیاد ہے۔ (الفوائد المجموعہ: ص11)

تفصیل کے لئے ''الصارم المنکی فی الرد علی السبکی'' کا مطالعہ مفید رہے گا۔

حدیث نمبر(2)

''جس نے میری موت کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی اور جس نے میری موت کے بعد میری زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔''

" اس حدیث کو امام دار قطنی نے بایں سند بیان کیا ہے: عن هارون ابي قزعة عن رجل من آل حاطب عن حاطب رضی اللہ عنه

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو باطل قرار دیا ہے۔ (سلسلة الاحادیث الموضوعہ: ص89/3)

پھر اس کے بے بنیاد اور ضعیف ہونے کی تین وجوہات بیان کی ہیں:

(1) ہارون ابی قزعہ ضعیف ہے، علامہ عقیلی نے اسے ضعفاء میں شمار کیا ہے۔ (کتاب الضعفاء الکبیر: ص360/4)

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے امام بخاری کے حوالہ سے لکھا ہے: لا يتابع عليه "یہ راوی متابعت کے قابل نہیں۔ (میزان الاعتدال: ص285/4)

(2) پھر انہوں نے حضرت حاطب کے حوالہ کے بغیر اس حدیث کا حوالہ بھی دیا گویا یہ حدیث مرسل ہے اس حدیث کی سند میں سخت اضطراب ہے، پہلے تو ہارون ابی قزعہ کے نام میں اختلاف ہے، کچھ راوی اسے مرسل بیا

ن کرتے ہیں جبکہ بعض راوی حضرت حاطب کے حوالہ سے اسے موصول بیان کرتے ہیں، اس کے متن کے متعلق بھی بہت اختلاف ہے۔ اس اختلاف کو دیکھنے کے لئے الصارم المنکی کا مطالعہ مفید رہے گا۔

علامہ ازدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "

(ھارون ابوقزعۃ یروی عن رجل من آل حاطب المراسیل) (سلسلۃ الاحادیث)

(اس ہارون ابوقزعہ کے شیخ بھی مجہول ہیں جن کے متعلق کوئی پتہ نہیں کہ وہ کس پائے کے ہیں، علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متعلق تفصیل سے لکھا ہے۔ (ارواء الغلیل: ص335/4(3)

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "

(یہ ایک کھلا جھوٹ ہے کہ ایک شخص جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد پیدا ہوا، اسے محض قبر مبارک کی زیارت کرنے کی وجہ سے صحابی کے مرتبے پر فائز کر دیا جائے۔ (التوسل: ص71

مولانا محمد اعظم نے اپنے مضمون میں انہی دو احادیث کا حوالہ دیا تھا، ان کی استنادی حیثیت کو مختصر طور پر ہم نے واضح کر دیا ہے۔ تنقیدی مضمون نگار نے تیسری حدیث کا حوالہ بھی دیا ہے:

حدیث نمبر(3)

''جو شخص میری قبر کی زیارت کرے گا اس پر میری شفاعت واجب ہے۔''

(اس حدیث کو امام دارقطنی نے بروایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کیا ہے۔ (دارقطنی: 872/2

اس حدیث کے متعلق ہماری گزارشات حسب ذیل ہیں:

(علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو موضوع احادیث میں شمار کیا ہے۔ (الفوائد المجموعہ، حدیث نمبر35

(اس حدیث کا ایک راوی موسیٰ بن ہلال ہے جس کے متعلق امام ابوحاتم لکھتے ہیں کہ مجہول ہے۔ (التعلیق المغنی: ص278/2

(علامہ عقیلی اس کے متعلق لکھتے ہیں: (لا یصح حدیثہ ولا یتابع علیہ) (کتاب الضعفاء: ص170/4

اس کی بیان کردہ حدیث صحیح نہیں اور نہ ہی متابعت کے قابل ہے، پھر مذکورہ حدیث کا حوالہ دے کر اس کے ضعف کو واضح کیا ہے۔

(علامہ ذہبی نے بھی اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد اس کی نکارت کو واضح کر دیا ہے؛ (میزان الاعتدال: ص226/4

تنقیدی مضمون نگار نے آغاز میں قرآن پاک کی مندرجہ ذیل آیت کریمہ سے بھی اپنا مطلب کشید کرنے کی کوشش کی ہے: "اگر انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہوتا کہ جب یہ اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھے تھے تمہارے پاس آجاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کے لئے معافی کی درخواست کرتے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پاتے؛ (4/النساء: 64)

اس آیت کے سیاق و سباق سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ منافقین کے کردار کو بے نقاب کرنے کے لئے نازل ہوئی تھی اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ساتھ خاص تھی اور اس آیت میں بھی منافقین کو ہی خطاب کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نفاق سے محفوظ رکھے۔

مضمون نگار کا مطالبہ تھا کہ ان احادیث کو مستند اور مسلم حوالہ جات سے موضوع ثابت کریں سو ہم نے ان کا مطالبہ پورا کر دیا ہے ان کے علاوہ اور بھی احادیث ہیں جو پیش کی جاتی ہیں اگر ضرورت محسوس ہوئی تو ان کے متعلق قلم اٹھایا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:50